قادیان میں ۲۷ نومبر ۱۹۱۸ء کو جشن فتح

الحکم کے ناظرین اس عظیم الشان اور پرشوکت فتح کے حالات سے واقف اور آگاہ ہوچکے ہیں جو تاج برطانیہ کو اپنے دشمنوں سمیت جرمنی اور اس کے رفقاء پر حاصل ہوئی ہے۔ اس فتح کی خوشی میں اظہار مسرت کے لئے ۲۷ نومبر ۱۹۱۸ء کی تاریخ مقرر کی گئی تھی قادیان کی احمدی جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیح حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی ہدایات کے ماتحت قادیان میں خوشی کے اظہار کے لئے ایک جلسہ ترتیب دیا۔ جو انجمن احمدیہ برائے امداد جنگ کے زیر اہتمام ہوا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ممبر مجلس انجمن مذکور کی طرف سے اس جلسہ کا پروگرام مشتہر کیا گیا۔

اور ۲۷ نومبر کی صبح ہی سے بہت اخلاص اور جوش و سرگرمی کے ساتھ پروگرام کے موافق کارروائی شروع ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے تمام احباب و خدام موجودہ قادیان کو اس جلسہ میں شمولیت کا ارشاد فرمایا تھا۔ اور خود بھی (باوجودیکہ آپ ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں) اس جلسہ میں بنفس نفیس حصہ لیا۔ آپ کے چہرہ سے مسرت و شادمانی کا جذبہ نمایاں تھا اور جلسہ میں آپ کی تشریف بری اور شمولیت نے ایک خاص جوش و جذبہ پیدا کر دیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے صرف شمولیت سے ہی حصہ نہیں لیا بلکہ الوسنیٹ ریکری ایشن میں بھی تفریحاً شامل ہو گئے۔

جلسہ جس طور پر ترتیب دیا گیا اس کی مفصل کیفیت آئندہ ضرور درج ہو سکے گی۔ الحکم کے اس موقعہ پر ایک خاص نمبر الحکم کا شائع کیا۔ جو مفت تقسیم کیا گیا۔ ہر قسم کی کھیلوں کے علاوہ رات کو بڑے وسیع پیمانہ پر چراغان کی گئی۔ اور غربا کو کھانا کھلایا گیا۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کی گئیں کہ یہی اس جماعت کے امتیازی اور خصوصی طریق اظہار مسرت کے ہیں۔ آج ۲۸ کو بھی سلسلہ جشن جاری ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور جناب مولوی عبد المغنی صاحب

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی پروپرائٹر و پبلشر شائع ہوا

کی کوششیں اس خصوص میں خاص شکریہ کے قابل ہیں جنہوں نے بہت محنت اور توجہ سے جلسہ کی ترتیب اور تقسیم اوقات میں حصہ لیا۔ ان کے ساتھ وہ تمام احباب بھی اپنے اپنے رنگ میں انتظامات کی تکمیل کے لئے قابل ستائش ہیں جن کو اس جلسہ کے متعلق مختلف خدمات سپرد کی گئی تھیں۔ اس جلسہ کے ناظم اعلیٰ حضرت مولوی شیر علی صاحب پریذیڈنٹ صدر انجمن احمدیہ و سیکرٹری ترقی اسلام تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس اظہار مسرت کو ان پاک جذبات کے کامل نشو و نما کی صورت میں قبول فرماوے جن کو لیکر یہ جلسہ ترتیب دیا گیا تھا۔ بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ابدی اور غیر فانی فضلوں سے حکومت برطانیہ کو اس طرح مالا مال کر دے جس طرح پر اپنے زمینی فضلوں سے اسے حصہ وافر دیا ہے۔ آمین ؁

حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت خدا کے فضل و کرم سے دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ وزن میں بھی اضافہ ہو رہا ہے آج کل ڈاکٹر امیر الدین صاحب ہومیو پیتھک طریق پر علاج کر رہے ہیں۔ دو تین دن متواتر حضرت چار میل کے فاصلہ پر سیر کو بھی گاڑی میں تشریف لے گئے اور وہاں چہل قدمی بھی کی۔ اور کچھ پرند شکار بھی کئے۔ کل ۲۷ نومبر سے برابر جلسہ فتح میں شامل ہو رہے ہیں اور ۲۷ نومبر کو عصر کی نماز بھی مسجد نور میں آپ ہی پڑھائی۔ آج بھی آپ جلسہ میں موجود ہیں جس وقت کہ یہ سطور لکھی جا رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو شفاء کامل و عاجل عطا فرمادے آمین۔ یا رب العالمین ؁

سالانہ جلسہ کے متعلق

سالانہ جلسہ کے متعلق ابھی تک کوئی باقاعدہ اعلان نہیں ہوا لیکن مقامی حالات کے علم کی بناء پر جہاں تک میں کہہ سکتا ہوں یہی ہے کہ سالانہ جلسہ امسال الیسٹر کی تعطیلات پر ملتوی کیا گیا ہے۔ اکتوبر اور نومبر میں انفلوئنزا کے شدید اور عالمگیر حملہ نے جو اثر لوگوں کی عام صحت اور مالی حالت پر کیا ہے وہ نمایاں ہے اور عالمگیر قحط کی بلا اس پر مزید ہے لیکن یہ حالات ہماری راہ میں چنداں روک نہ بھی ہوں اور در اصل ہیں بھی نہیں تو بھی حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت کا تقاضا ہے کہ انہیں کچھ عرصہ تک کامل آرام ملے اور یہ ناممکن ہے۔ کہ جمع ہوں اور وہ محض اسی غرض سے آئے ہوں کہ اپنے پیارے آقا کے حضور رہ کر آپ کی باتیں سنیں اور دل کو ہر قسم کے زنگوں سے صاف کریں اور حضرت خلیفۃ المسیح خاموش رہیں ؁

ان لوگوں کی فطرت ہی کچھ اس قسم کی بنائی جاتی ہے کہ وہ مخلوق کی نفع رسانی اور عام بھلائی کیلئے اپنے اوقات کو لگائے بغیر رہ نہیں سکتے اور جہاں انہیں کوئی موقعہ بھی اس قسم کا ملتا ہے وہ یہ سمجھ کر کہ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں اس فرض کو ادا کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں جو ان کے ذمہ ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور اب خلیفہ ثانی کے حالات میں ان باتوں کا ہم خوب تجربہ کر چکے ہیں ؁

پس ایسی حالت میں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت کا تقاضا ہے کہ آپکو کامل آرام ملے اور جلسہ سالانہ پر اجتماع آپ کو تقریریں کرنے کا محرک ہوگا۔ ناظمان جلسہ نے اس کو غالباً پسند فرمایا کہ سالانہ جلسہ الیسٹر کے ایام ہو۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ صدر انجمن احمدیہ عنقریب اس کے متعلق کوئی اعلان کریگی۔ جلسہ کے التواء کے یہ معنے نہیں ہو سکتے کہ وہ احباب جنہیں الیسٹر کے ایام میں آنیکا موقعہ نہ مل سکتا ہو اس موقعہ پر نہ آئیں۔

کھلی چٹھی

بخدمت مولوی عبد الرحمٰن صاحب سپرنٹنڈنٹ میڈیکل برانچ شملہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادرم معظم السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔

مجھے غالباً جناب سے نیاز حاصل ہے۔ یا کم از کم آپ میرے نام سے واقف ہیں۔ اس لئے یہ رقعہ ایک اجنبی کی طرف سے نہیں سمجھینگے بلکہ ایسے شخص سے جو مسیح موعود میں ہو کر آپ کا بھائی ہے۔

جس قدر عرصہ آپ اس کشمکش میں رہے کہ اس ہنگامے میں کس کا ساتھ دوں۔ میں نے کچھ عرض کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اب جبکہ آپ ایک فیصلہ تک پہنچ چکے ہیں۔ اور اعلان بھی کر دیا۔ میں چند امور خدمت والا میں کسی مباحثہ کی طرح ڈالنے کے لئے نہیں۔ بلکہ اپنی تحقیقات اور عقیدے کی جانچ پڑتال کے لئے پیش کرتا ہوں۔ کیونکہ جب نیک نیتی کے ساتھ تقویٰ کی راہوں کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ ایک منزل مقصود کو پہنچے ہو۔ تو ضرور ہے کہ یہ باتیں آپ کی راہ میں بھی آئی ہوں۔ اور انہیں آپ نے حل کیا ہو۔ باوجود اس کے ضرورت سے میں آپ سے سوال نہ کرتا لیکن آپ کا ایک فقرہ مجھے بہت پسند آیا۔ اور اس سے میں سمجھا ہوں کہ آپ کی طبیعت میں انصاف ضرور ہے۔ وہ فقرہ اس حقانیت کا اظہار ہے کہ "حضرت مسیح موعود کی تحریرات میں اور جماعت احمدیہ میں نبی رسول کا لفظ استعمال عام طور پر ہوا ہے" برادر مکرم! منجملہ ان باتوں کے جن کی بنا پر میں اس گروہ کے ساتھ شامل ہوں جنہیں مبائعین کہتے ہیں ایک یہ بھی ہے۔ کیونکہ میں جب حضرت مسیح موعود کی تحریریں پڑھتا ہوں۔ جب ان کی تقریروں کو جو اس برگزیدہ کبریا کی زبان مبارک سے میں نے خود سنیں۔ یاد کرتا ہوں۔ پھر جب میں اپنے پرانے نوٹ سنہ ۱۹۰۱ء اور سنہ ۱۹۰۲ء کے دیکھتا ہوں اور بزرگان ملت کی تحریریں پڑھتا ہوں۔ تو ان میں لفظ نبی و رسول کا استعمال حضرت مسیح موعود کے لئے بلا تکلف و بکثرت پاتا ہوں۔ یہاں تک اس کا اثر ہے کہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے جو صحیفہ آصفیہ لکھا اور مکرم ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے جو ٹریکٹ غلبت الروم پر شائع کیا اس میں رسول کا لفظ کوئی بیس بار سے بھی زیادہ ہے پھر پیغام صلح کے ابتدائی پرچوں میں جب ہمارے ان بزرگوں نے دیکھا کہ بعض احمدی ان کے عقاید کی نسبت بدظن ہیں تو اعلان فرمایا ہے کہ ہم حضرت اقدس کو اس زمانہ کا نبی اور رسول مانتے ہیں مکرم جناب مولوی محمد علی صاحب کی تحریروں کا بھی یہی حال ہے۔ جواب میں یہ کیا دیکھتا ہوں کہ پیغام صلح میں چند سال سے یہ لفظ استعمال کرنا حرام سمجھ لیا گیا ہے کیا یہ تبدیلی ظاہر نہیں کرتی کہ ان بزرگوں نے مسیح موعود کے بارے میں اپنے عقاید میں کچھ تبدیلی کر لی ہے۔ میرے خیال میں ان کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ ہم لفظ نبی۔ محدث کے معنوں میں استعمال کرتے تھے لیکن چونکہ اب نبی کا لفظ ان معنوں میں نہیں بولتے اس لئے ہم نے چھوڑ دیا لیکن میرے مکرم بھائی کیا ان حامیان پیغام صلح کے نزدیک اس وقت غیر احمدی اسی بنا پر اعتراض نہیں کرتے تھے تو کیا ان سے ڈر کر یا غلط فہمی پڑنے کے خیال سے خود مسیح موعود اور پھر ان بزرگوں نے یہ لفظ چھوڑ دیا؟ جب نہیں چھوڑا تو آپ کیوں چھوڑتے ہیں؟ (دوم) بعض مضامین پیغام صلح میں ایسے چھپ جاتے ہیں جن میں صریح ہتک مسیح موعود کی پائی جاتی ہے ہتک سے میری مراد یہ نہیں کہ نبی کو غیر نبی کہتے ہیں بلکہ یہ ایسے الفاظ چھپتے ہیں اور بعض غیر احمدیوں کے مضمون۔ محض حضرت میاں صاحب کی مخالفت میں لے لئے جاتے ہیں۔ جن میں صریح حملہ مسیح موعود کی صداقت پر ہوتا ہے قطع نظر اس سے کہ وہ نبی ہیں یا غیر نبی۔ خیر بہر حال جو امور آپ سے جواب طلب ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

۱۔ دوران تحقیقات میں آپ اس مسئلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود کا کیا مذہب سمجھے ہو۔ آیا غیر نبی۔ نبی سے (کلی) افضل ہو سکتا ہے! یا نہیں ہو سکتا۔ اگر ہو سکتا ہے تو مہربانی سے اس کا ثبوت بتایئے اگر نہیں ہو سکتا تو حضرت اقدس نے باوجود غیر نبی ہونے کے۔ ایک نبی مسیح بن مریم سے افضل ہونے کا کیوں دعوے فرمایا اور کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔ اگر کہا جائے کہ یہ جزوی فضیلت ہے تو آپ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹ ملاحظہ فرمائیں۔ جہاں آپ تحریر فرماتے ہیں "اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو میں اس کو جزوی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالے کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدت پر قایم نہ رہنے دیا" یعنی کم از کم زمانہ تصنیف تریاق القلوب تک (جس کے صفحہ ۱۵۷ پر حضور نے یہ عبارت لکھی ہے۔ "اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے۔ کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے") آپ اپنی فضیلت کو مسیح پر جزئی قرار دیتے تھے لیکن بعد میں اس عقیدہ پر قائم نہ رہے یعنی کلی فضیلت کا دعوے فرمانے لگے۔

بعض احباب فرمایا کرتے ہیں۔ کہ کلی کا لفظ دکھاؤ۔ حالانکہ جزئی فضیلت کے عقیدہ پر قایم نہ رہنے کے معنے ہی اور کیا ہو سکتے ہیں! دوم ہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء سے وا ولیاء سے بھی کلی افضل مانتے ہیں مگر کلی کا لفظ تو نہیں دکھا سکتے۔ سوم حضرت کے اپنے الفاظ ہیں "مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنے تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے" چہارم اسی حقیقت الوحی میں ۱۵۰ صفحہ سے ۱۵۵ تک افضل ہونے کا دعوی ہے۔ یہاں تک کہ آپ فرماتے ہیں۔ "خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانے کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے" اور جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنی تازہ تصنیف حقائق القرآن میں تسلیم کیا ہے کہ فضیلت تو کارناموں سے معلوم ہوتی ہے اور اسی بنا پر نبی کریم کو مسیح بن مریم پر فضیلت دی ہے۔ پس بنا برین ہم کس طرح حضرت مسیح موعود کی نبوت کو "پہلے انبیاء جیسی" نہ کہیں۔ کیونکہ اگر آپ کی نبوت "پہلے انبیاء جیسی" نہیں۔ تو پھر ایک پہلے نبی (جس کی نبوت ایسی زبردست ہے کہ اس کا انکار کافر بنا دیتا ہے) پر فضیلت کس طرح رکھ سکتی ہے۔

۲۔ جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنے عقاید میں لکھا ہے اور آپ نے بھی یہی ظاہر کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود ان معنوں میں نبی اور رسول تھے جن معنوں میں دوسرے مجددین و محدثین۔ گویا مسیح موعود کے لیے جس طرح پر نبی اور رسول کا لفظ استعمال ہوتا ہے دوسرے مجددین کے لئے بھی ہو سکتا ہے اگر یہ صحیح عقیدہ ہے تو پھر حقیقۃ الوحی ۳۹۱ کے ان الفاظ کے کیا معنے کئے جائینگے۔

"جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی"

الفاظ مذکورہ بالا کہ "دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں" صاف بتا رہے ہیں کہ دوسرے مجددین و محدثین کو نبی و رسول کہنا گناہ ہے کیونکہ وہ اس نام کے مستحق ہی نہیں۔ پھر حامیان پیغام صلح یا بعبارت دیگر وہ فریق جس میں آپ بعد تحقیقات شامل ہوئے ہیں ایسا کہنا کیوں جائز سمجھتا ہے۔ اگر کہا جائے کہ نبی بمعنے محدث کہنا جائز ہے تو پھر حضرت اقدس کی یہ عبارت بے معنی ہوئی جاتی ہے لامحالہ ماننا پڑے گا۔ کہ حضرت مسیح موعود جن معنوں میں اپنے آپ کو نبی فرما رہے ہیں اور جو "نبوت" آپ کی ہے وہ محدثین والی نہیں ورنہ کیا وجہ ہے کہ جس خطاب کا استحقاق لوجہ محدث ہونے کے آپ

کو ہو وہ دوسرے محدثین کو کیوں نہ ہو۔ اگر کہا جائے کہ ان کے لئے پیشگوئی تھی تو میں عرض کرونگا کہ حقیقۃ الوحی میں آپ یہ وجہ نہیں بتاتے بلکہ دوسرے محدثین وصلحاء کو نبی کا خطاب نہ دینے کی وجہ ایک شرط فرماتے ہیں۔ جیسے "کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ سے" تعبیر فرمایا ہے اور یہ کوئی ایسی چیز ہے جو دوسرے محدثینُ مجددین کو نہیں ملا کرتی۔

بس یہ دو امور ایسے ہیں۔ جو مجھے اس یقین پر ثابت قدم رکھے ہوئے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی نبوت "اور انبیاء جیسی" نبوت تھی نہ کہ "محدثین جیسی"، آپ شاید ان سوالات کو کفر کے مسئلہ سے حل کرنا چاہیں۔ سو عرض ہے کہ آپ حضرت اقدس کی ان پیش کردہ عبارتوں کا مطلب بتادیں زبان اردو ہے آخر کچھ ان کا مطلب بھی تو ہونا چاہیئے! آپ اگر چاہیں تو میرے دوست قدیم عبد الحق صاحب اور پھر ضرورت ہو جناب مولوی محمد علی صاحب سے مشورہ کرلیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں نے نہایت اخلاص کے ساتھ یہ باتیں پیش کی ہیں اور میں نے غیر مبائعین کی طرف سے شائع ہونے والی تمام تحریروں کو لفظ بلفظ پڑھا ہے اور اللہ جانتا ہے کہ غصہ اور رنج سے خالی ہو کر محض اللہ کے لئے احقاق حق کے لئے اور مجھے خدا کی قسم ہے جو علیم بذات الصدور ہے کہ میں نے گھنٹوں تنہائی میں بستر پر یہ سوچا ہے۔ کہ میں کسی مخالفت کی ضد میں تو ان عقاید پر قائم نہیں، اور پھر اپنے پچھلے مضامین کو بار ہا پڑھا کہ کیا حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں یہی عقیدے تھے یا کچھ اور۔

اس کے بعد میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت میاں صاحب کے عقاید اگر صحیح نہیں اور بقول جناب مولوی محمد علی صاحب بیخ کن اسلام اور احمدیت کی اشاعت میں ایک بھاری روک ہیں۔ تو یہ کیا وجہ ہے کہ ایک طرف تو ایسے عقائد پیش کئے جاتے ہیں جن سے بقول ماسٹر نور محمد صاحب خواہ مخواہ نفرت بڑھتی ہے اور بدظنی پھیلتی ہے۔ اور باوجود اس کے دو ہزار سالانہ نئے آدمی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں چنانچہ فہرست سے ظاہر ہے اور چونکہ ڈاک میں کچھ مجھے بھی کام کرنے کا فخر حاصل رہا اس لئے میں پورے یقین سے جانتا ہوں۔ کہ ان میں کوئی نام جعلی یا بناوٹ سے نہیں لکھا جاتا۔ دوسری طرف عقاید بھی صحیح خدا اور اس کے رسول اور اس کے مسیح کی تعلیم کے مطابق اور پھر طرز تبلیغ ایسی جو ساتھ ملانے والی بانیہ سال میں دو سو آدمی بھی بیعت سلسلہ نہیں کرتا۔ کیا اس سے میں یہ نہ سمجھوں کہ تائید و نصرت الٰہی حضرت میاں صاحب کے شامل حال ہے جو ہرگز فاسد عقیدہ والوں کو جو خدا کے مامور کی تعلیم کو بگاڑنے والے ہوں۔ نہیں دی جاتی۔ ورنہ حق مشتبہ ہو جائے۔ اور کیا کم از کم اس سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ ہمارے عقائد لوگوں میں نفرت نہیں پھیلا رہے اور ہم سے انہیں دور نہیں لے جا رہے۔ بلکہ قریب لا رہے ہیں ورنہ چاہیئے تھا کہ غیر احمدی آپ کے مسلمہ امیر کے ہاتھ پر زیادہ بیعت ہوتے۔ اور ہمارے ساتھ کم ملتے۔ منتظر جواب۔ اکمل عفا اللہ عنہ

مکتوبات احمدیہ

مکتوبات احمدیہ کی پانچویں جلد کئی نمبروں میں شائع ہو گئی۔ کیونکہ اس میں وہ مکتوبات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مخلص خدام کے نام لکھے اس سلسلہ میں پہلا حصہ حضرت سیٹھ عبد الرحمٰن حاجی اللہ رکھا رضی اللہ عنہ مدراسی کے نام کے خطوط سیٹھ صاحب کی خود نوشت کی مختصر سی سوانح عمری درج ہے

قیمت فی جلد ۸/

تمام درخواستیں

بنام ایڈیٹر الحکم قادیان ہو

اخبار الحکم قادیان دار الامان کا خاص پرچہ مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۱۸ء

جو تاج برطانیہ کی عظیم الشان فتح اور جرمنی کی ذلیل شکست کی جلسہ جشن مسرت تہنیت کی تقریب پر شایع ہوا

آج پنجاب کے ہر حصہ اور ہر شہر اور گھر میں خدا تعالیٰ کے اس فضل و کرم پر اظہار مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے جو یورپ کے محاربہ عظیم میں تاج برطانیہ کی پرشوکت فتح اور جرمن کی ذلیل شکست کی صورت میں نمودار ہوا ہے اس عالمگیر مسرت اور اظہار تہنیت میں احمدی قوم کا ہر فرد سب سے زیادہ حصہ دار ہے نہ صرف اس لئے کہ وہ برٹش حکومت کے ایک مسلم وفادار رعایا افراد ہیں۔ اور اس راج کے برکات سے دوسرے لوگوں کی طرح بہرہ اندوز ہو رہے ہیں بلکہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عظیم الشان برگزیدہ کے ذریعہ جو دنیا میں **مسیح موعود علیہ السلام** کے نام سے آیا اس جنگ عظیم سے بہت عرصہ پہلے ان واقعات اور حالات کی خبر دی تھی جو اس جنگ میں پیش آئے اور اس نے تاج برطانیہ کی فتح و نصرت کیلئے ہمیشہ دعائیں کی تھیں لہٰذا **ان دعاؤں کے ظہور اور ان پیشگوئیوں کے پورا ہونیکا ایک نشان ہے**۔ اس لئے ہماری خوشی ہماری مسرت اور اظہار شکریہ کے اندر کوئی اور چیز ہے جو دوسرے اس کا احساس نہیں کر سکتے خدا تعالیٰ نے برطانیہ کی حکومت کے نیچے جو مسیح موعود کو نازل کیا یہ ایک زبردست ثبوت اس امر کا ہے کہ یہ عہد حکومت تمام سلاطین سے اس بلندی حسن انتظام اور رعایا نوازی اور عدل و دادگستری میں ممتاز ہے اس لئے کہ نبیوں کے **سردار** اور سید ولد آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے نزول و ظہور کی جو پیشگوئی کی تھی اس میں عہد حکومت کے متعلق صاف فرما دیا تھا کہ وہ ہوں گے ایک گھاٹ پر شیر اور گوسپند کھیلیں گے سانپوں سے بے خوف و بے گزند۔ پس مسیح موعود کا نزول اس عہد حکومت میں ایک آسمانی شہادت ہے۔ اس کے عدل و آئین انصاف پر۔ اور یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیشہ اس عہد حکومت میں آنے پر فخر کیا اور اپنی جماعت کو مذہبی رنگ میں وفاداری اور کامل فرمانبرداری کی ہدایت کی سلطنت برطانیہ کی تمام خوشیوں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ہر موقعہ پر اپنی جماعت کو اظہار عقیدت و وفا کے لئے طیار کیا جشن جوبلی کی تقریب پر حضرت مسیح موعود نے شاندار طریق پر اس جشن کو منایا اور آج برطانیہ کی فتح پر اظہار مسرت کے لئے ہم اس جشن مسرت میں حصہ لے رہے ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک۔

غرض ہماری مسرت۔ ہماری خوشی کی کوئی انتہا نہیں۔ کیونکہ برٹش فتوحات احمدی سلسلے کی برکات و انوار کے پھیلنے کے لئے ایک پیش خیمہ اور زبردست ذریعہ ہیں۔ اور یہ فتح عظیم خدا تعالےٰ کی ہستی اور اس سلسلہ کی صداقت کے لئے ایک زبردست دلیل ہے۔ کیونکہ وہ خدا جو کبھی اپنے وجود کو بے دلیل نہیں چھوڑتا اور جیسا تمام نبیوں پر ظاہر ہوا۔ اور ابتدا سے زمین کو تاریکی میں پا کر روشن کرتا آیا ہے اس لئے اس زمانہ کو بھی اپنے فیض سے محروم نہیں رکھا۔ بلکہ جب اس نے دنیا کو آسمانی روشنی سے دور پایا تب اس نے چاہا کہ زمین کی سطح کو ایک نئی معرفت سے منور کرے اور نئے نشان دکھائے اور زمین کو روشن کرے اس غرض کے لئے اس نے مسیح موعود کو نازل کیا تا وہ اس عہد برطانیہ کے نورانی عہد پر دلیل ہو۔ کیونکہ

وہ خود نور تھا۔ اور نور کو نور کھینچتا ہے۔ ہر قسم کی زمینی برکتوں کے سبب یہ عہد ایک منور عہد تھا پس آسمانی برکات کے لئے مسیح موعود کا نزول ہوا۔ اور اس نے اس حکومت کے متعلق علی الاعلان فرمایا میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسی گورنمنٹ کے نیچے جگہ دی جس کے زیر سایہ میں بڑی آزادی سے اپنا کام نصیحت وعظ کا ادا کر رہا ہوں۔ میرے اعلیٰ مقاصد جو اسی حکومت کے سایہ کے نیچے انجام پذیر ہو رہے ہیں۔ ہرگز ممکن نہ تھا کہ کسی اور **گورنمنٹ کے زیر سایہ انجام پذیر ہو سکتے اگرچہ وہ اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی**۔ پس ہمارے لئے یہ دن **نہایت مبارک** اور اظہار شکر گذاری کا دن ہے۔ اس لئے اظہار مسرت کرتے ہوئے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ جو زمین و آسمان کا مالک اور نیک کاموں کی جزا دیتا ہے وہ آسمان پر سے **اس حکومت برطانیہ کو ہماری طرف سے نیک جزا دے**۔ اور وہ فضل اس کے شامل حال کرے جو نہ صرف دنیا تک محدود ہو بلکہ ابدی اور غیر فانی فضلوں اور برکات کا اسے وارث بنا دے۔ آمین۔

ہم اس امر کے ظاہر کرنے کی بھی ایک مسرت آمیز لہر اپنے دل میں پاتے ہیں کہ یورپ کے محاربہ عظیم میں برطانیہ اور اتحادی فتح و نصرت کا عہد ہمارے صوبہ کے بیدار مغز **لفٹنٹ گورنر سر ایم الیف اوڈوائر** بالقابہ کے عہد حکومت میں ہوتا ہے۔ اور پنجاب نے آپ کے عہد سلطنت میں ان بینظیر خوشی کے منانے کا موقعہ پایا اس لئے ایم۔ الیف اوڈوائر کی گورنمنٹ خاص طور پر مبارکباد کے قابل ہے اور میں احمدی جماعت کی طرف سے یہ تہنیت نامہ بھیجنے کی عزت حاصل کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

بالآخر ہم احمدی جماعت کی طرف سے حکومت پنجاب کے ذریعہ اپنے مسرت و تہنیت کے پاک جذبات کا اظہار **حضور ملک معظم اور قیصرہ ہند دام اقبالہما کی** درازی عمر اور تمام خوشیوں کے حصول کی دعا کے رنگ میں کرتے ہیں **اور انگلستان کے تاج و تخت کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں**

یا رب رہے سلامت فرمان روا ہمارا

خاکسار۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر اخبار الحکم و رسالہ احمدی خاتون قادیان

نبی نمبر کیلئے اہل قلم سے درخواست

۱۲ ربیع الاول کی تقریب سعید پر اخبار اتحاد امرتسر کا پرچہ نبی نمبر کے نام سے نہایت عمدہ لکھائی چھپائی کے ساتھ نفیس کاغذ پر شائع کیا جائیگا۔ جو اخلاق و پاکیزگی۔ امن و آشتی۔ ادب و اطاعت صبر و رضا۔ شکر و توکل کا ہدایت آموز مرقع ہوگا۔ مشاہیر و ممتاز اہل قلم اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ ہادی برحق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی اشاعت کرنے کے لئے سیرت رسول پاک علیہ التحیۃ والصلوٰۃ کی کسی نہ کسی نوع پر کچھ نہ کچھ نظم و نثر میں ضرور تحریر کرکے ارسال فرما دیں۔ اس دماغ سوزی و محنت کا اصل اجر تو انہیں خدا تعالیٰ کے حضور سے ملیگا لیکن دفتر اتحاد کی طرف سے بھی جن کو جو مناسب سمجھا جائیگا پیش کیا جاویگا۔ اہل ثروت سے استدعا ہے کہ وہ اس مقدس نمبر کی متعدد کاپیاں خرید کر مسلمان لڑکے۔ لڑکیوں مردوں۔ عورتوں اور طالب علموں میں تقسیم فرما کر فلاح دارین حاصل کریں ہدیہ فی کاپی ۲/ ۱۰ کے لئے عہ ۲۵ کیلئے چار ایک صد کیلئے ہے جملہ مضامین و دیگر خواستیں جلدی اس پتہ پر آنی چاہئیں؛

منشی مولا بخش کشتہ مینیجر و ایڈیٹر اخبار اتحاد امرتسر (پنجاب)

سلسلہ احمدیہ میں برطانیہ کی فتح پر اظہار مسرت

الحکم مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۱۸ء میں برطانیہ کی فتح عظیم جو لیڈر لکھا گیا تھا اس نے احمدی جماعت میں مسرت کی ایک موج پیدا کردی ہے حیدرآباد دکن کے علاقہ یادگیر سے ہمارے مکرم جناب سیٹھ شیخ حسن صاحب مالک کارخانہ بیڑی نے اظہار خوشی میں ایک عظیم الشان جلسہ دعوت ترتیب دیا جس کی حسب ذیل اطلاع انہوں نے ہمارے پاس بھیجی ہے دوسرے مقامات پر بھی احمدی جماعت نے اس میں ہر طرح حصہ لیا ہے جیسی جیسی اطلاعیں آتی رہیں گی شائع کردی جاویگی ؛:

ایڈیٹر

اطلاع

بربناء جریدہ غیر معمولی بذریعہ منادی جناب ناظم صاحب تعلقہ ہذا معلوم ہوا کہ ہماری سرکار عظمت مدار و سلطنت ترکی میں اتحاد قدیمہ دوبارہ قائم ہونیکی وجہ خداوند کریم کا شکریہ اور مساجد میں نماز دوگانہ ادا کریں و نیز دفاتر سرکاری بند رہینگے۔ لہذا اس شاندار کامیابی پر بتعمیل حکم اعلیحضرت بندگان عالی متعالی مدظلہم العالی۔ ۱۲ و ۱۷ صفر ۱۳۳۷ھ کارخانہ ہذا کو تعطیل دیجاتی ہے اور تمام جماعت احمدیہ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اخبار الحکم قادیان نمبر ۳۸ مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۱۸ء سے ظاہر ہے کہ اس جنگ عظیم اور اس کی شاندار کامیابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشانات میں سے ایک زبردست نشان پورا ہوا ہے اور برٹش گورنمنٹ کے لئے خاص اس موقع کی حضرت مسیح موعود نے کامیابی کی دعائیں کی تھیں۔ اس لئے ہماری خوشی دوبالا خوشی کی موجب ہے۔ مومن کی خوشی اور مسرت کے اظہار میں بھی خداتعالے کی عظمت و جلال کا اظہار ہوتا ہے لہذا خصوصیت کیساتھ اس شاندار کامیابی پر اظہار مسرت کریں بنا بریں مالک کارخانہ جناب شیخ حسن صاحب احمدی کی خوشی ہے کہ ذیل خوشی منائی جاوے یعنے بروز پنجشنبہ کارخانہ کے تمام کاروبار بند رکھے جاویں و نیز بعد نماز ظہر با جماعت دو رکعت شکریہ ادا کیا جاوے۔ اور بروز جمعہ تمام کارخانہ کے غریب مزدور جن کی تعداد پانچسو ۵۰۰ سے زیادہ ہے ان کو و معزز باشندگان قصبہ و ملازمین سرکار کو کھانا کھلایا جاوے۔ امید کہ تمام ملازمین و کاریگران کارخانہ ہذا صدق دل سے خداتعالے کی حمد کرتے ہوئے سلطنت آصفیہ و برطانیہ کے وابستگان کی دعائے خیر منا دینگے ؛:

ف۔ ایک نقل خدمت عالیجناب ناظم صاحب تعلقہ یادگیر و صدر انجمن احمدیہ حیدرآباد و قادیان اطلاعاً مرسل ہے ؛:

حضرت مولینا مولوی عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی معرکۃ الآرا تقریر

گناہ پر لیکچر

حضرت مخدوم الملۃ مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ سلسلہ احمدیہ کے ان مشاہیر صحابہ میں سے ہیں۔ جو سلسلہ کیلئے عظیم الشان قربانیاں کرنیوالے گذرے ہیں اللہ تعالی اس وحی میں جو حضرت مسیح موعود ع پر نازل ہوئی حضرت مخدوم الملۃ کا نام مسلمانوں کا لیڈر رکھا حضرت مسیح موعود نے آپ کی وفات پر ایک نظم لکھی جو ان کی لوح مزار ہے جس میں فرمایا کے توان کردن شمار خوبی عبد الکریم۔ انہی مولوی عبد الکریم ۱۵ جون ۱۸۸۹ء کو بیعت کے پہلے سال میں گناہ پر ایک فلسفیانہ لیکچر دیا تھا جس میں گناہ کی حقیقت توبہ کا فلسفہ۔ کفارہ اور تناسخ کا ابطال لطیف طور پر کیا ہے یہ لیکچر نایاب ہوگیا تھا (ہمیں جو حضرت ممدوح کے ادنے خادموں میں سے ایک ہیں) بڑی محنت سے اسے مہیا کر کے نہایت عمدہ کاغذ پر چھپوایا ہے۔ حضرت مخدوم الملۃ سے